اقبال اور قرآن

ڈاکٹر اقبال حسین قریشی گورنمنٹ کالج - لائل پور

اقبال کے کلام سے اقبال کی قرآن فہمی کا ثبوت قدم قدم پر ملتا ہے۔ انھوں نے ابتدا ہی سے قرآن کو اپنی فکر و فہم کا محور و مرکز بنا لیا تھا۔ سب جانتے ہیں کہ اقبال کی پرورش و تربیت مذہبی ماحول میں ہوئی۔ اسی تربیت کا نتیجہ تھا کہ قرآن کا ذوق ان میں شروع ہی سے پیدا ہو گیا تھا۔ آج اقبال کے کلام کے کسی مجموعے کو اٹھا لیجیے ممکن نہیں کہ قرآنی حوالے اس میں موجود نہ ہوں اور یہ قرآنی حوالے اس امکا بیّن ثبوت ہیں کہ اقبال کے نظامِ فکر میں قرآن کو مرکزی و بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ انھوں نے جو نظامِ فکر مرتب و مدون کیا وہ قرآنی نظامِ فکر تھا جس کی زمانے کو ہمیشہ ضرورت رہی ہے اور رہے گی۔ یہ قرآن ہی کا فیضان تھا جس نے بہت جلد انہیں اس نتیجے پر پہونچا دیا تھا کہ بنی نوع انسان کی فلاح و نجاح کا واحد ذریعہ قرآن ہے۔ یہاں اس غلط فہمی کا ازالہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اقبال قرآنی نظامِ فکر کے یہ معنی ہرگز نہ لیتے تھے جو آج اقبال سے منسوب کیے جاتے ہیں۔ اُن کی قرآن فہمی دراصل سنتِ رسول کی تابع ہے۔ وہ قرآن کے وہی معنی معتبر و مستند خیال کرتے تھے جو اجماعِ اُمت کی سند حاصل کر چکے ہوں۔

اس مقالے میں اقبال کی کتابوں کی ترتیب تاریخی رکھی گئی ہے۔ مثلاً اسرارِ خودی کو سب سے پہلے رکھا گیا ہے۔ اگرچہ بانگِ درا میں اسرار سے بہت پہلے کی نظمیں اور غزلیں شامل ہیں لیکن چونکہ بانگ درا پہلی مرتبہ ۱۹۲۴ء میں شائع ہوئی اس لئے اسے اسرار کے بعد رکھا گیا۔ تاریخی ترتیب کے علاوہ ہر کتاب کے ساتھ اس کا سالِ طباعت بھی دے دیا گیا ہے۔ مقالے کی تحریر میں اقبال کی کتابوں کے وہ نسخے پیش نظر رہے ہیں جو لاہور سے شائع ہوئے ہیں۔ قرآنی حوالوں میں ترجمہ مولانا فتح محمد خاں جالندھری کا ملے گا۔ اس لئے کہ اس کے ترجمے کو صحت اور سلاست کے اعتبار سے ایک ممتاز حیثیت حاصل ہے۔

اقبال کے قرآنی حوالوں کے سلسلہ میں دو باتیں قابل غور ہیں۔ ایک تو یہ کہ بعض اشعار میں اقبال نے کسی قرآنی آیت کے ٹکڑے کا حوالہ دے دیا ہے اور کہیں کہیں ایسا بھی ہوا ہے کہ صرف قرآنی مطالب کی طرف اشارہ کر دیا ہے۔ اس قسم کے اشعار ایک دو نہیں متعدد ہیں۔ جہاں تک ذہنِ نارسا کی رسائی ہوئی ہے ان تمام لطیف اشاروں کو جو قرآنی تلمیحات کے ذیل میں آتے ہیں، درج کر دیا گیا ہے۔

آنکہ بر اعدا درِ رحمت کشاد　　مکہ را پیغامِ لا تثریب داد　　(اسرارِ خودی ص ۱۱ طبع سوم ۱۹۴۳ء)

یہاں قرآنِ عزیز کی اس آیت کی طرف اشارہ ہے۔ یہی الفاظ (لا تثریب) فتح مکہ کے موقع پر رسول کریم صلعم نے کفارِ مکہ سے مخاطب ہو کر فرمائے تھے۔

قال لا تثریب علیکم الیوم ط یغفر اللہ لکم وھو ارحم الراحمین۔　　۱۲ / ۹۲

(یوسف نے) کہا کہ آج کے دن (سے) تم پر کچھ عتاب (ملامت) نہیں ہے۔ خدا تم کو معاف کرے اور وہ بہت رحم کرنے والا ہے۔

تا خدائے کعبہ بنوازد ترا　　شرحِ انی جاعل سازد ترا　　(اسرار ص ۲۳)

اس شعر کے دوسرے مصرع میں قرآن مجید کی اس آیت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

واذ قال ربک للملٰئکۃ انی جاعل فی الارض خلیفۃ ط قالوا اتجعل فیھا من یفسد فیھا ویسفک الدمآء ونحن نسبح بحمدک ونقدس لک ط قال انی اعلم ما لا تعلمون۔　　۲ / ۳۰

اور (وہ وقت یاد کرنے کے قابل ہے) جب تمہارے پروردگار نے فرشتوں سے فرمایا کہ میں زمین میں (اپنا) نائب بنانے والا ہوں۔ انھوں نے کہا کیا تو ہم میں ایسے شخص کو نائب بنانا چاہتا ہے جو خرابیاں کرے اور کشت و خون کرتا پھرے اور ہم تیری تعریف کے ساتھ تسبیح و تقدیس کرتے رہتے ہیں۔ (خدا نے) فرمایا میں وہ باتیں جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے

نعرہ زد اے قوم کذاب اشر　　بے خبر از یوم نحس مستمر　　(اسرار ص ۳۱)

اس شعر میں قرآن عزیز کی حسب ذیل آیات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

ءانقی الذکر علیہ من بیننا بل　　کیا ہم سب میں سے اسی پر وحی نازل ہوئی ہے؟ (نہیں)

ھوکذاب اشرۃ سیعلمون غداً	بلکہ یہ جھوٹا خود پسند ہے۔ ان کو کل ہی معلوم ہو جائے گا
من الکذاب الاشر ۔ ۲۶-۲۵/۵۴	کہ کون جھوٹا خود پسند ہے ۔
انا ارسلنا علیھم ریحاً صرصراً	ہم نے ان پر سخت منحوس دن میں آندھی
فی یوم نحس مستمر ۔ ۱۹/۵۴	چلائی ۔

تو ہم از بار فرائض سرے متاب برخوری از عندہٗ حسن المآب (اسرار ص ۴۵)

اس شعر کے مصرع ثانی میں قرآن مجید کی اس آیت کی طرف اشارہ ہے

زین للناس حب الشھوات	لوگوں کو انکی خواہشوں کی چیزیں یعنی عورتیں اور بیٹے اور
من النساء والبنین والقناطیر المقنطرۃ	سونے اور چاندی کے بڑے بڑے ڈھیر اور نشان لگے ہوئے
من الذھب والفضۃ والخیل المسومۃ	گھوڑے اور مویشی اور کھیتی بڑی زینت دار معلوم ہوتی
والانعام والحرث ۰ ذالک متاع الحیوۃ	ہیں (مگر) یہ سب دنیا ہی کی زندگی کے سامان ہیں اور خدا کے
الدنیا واللہ عندہٗ حسن المآب ۔ ۱۴/۳	پاس بہت اچھا ٹھکانا ہے ۔

می کند از ما سوائے قطع نظر می نہد ساطور بر حلق پسر (اسرار ص ۴۷)

اس شعر میں قرآن حکیم کی مندرجہ ذیل آیات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے ۔

فلما بلغ معہ السعی قال یٰبنی	جب وہ ان کے ساتھ دوڑنے (کی عمر) کو پہونچا تو ابراہیم
انی اری فی المنام انی اذبحک فانظر	نے کہا بیٹا میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ (گویا) تم کو ذبح
ماذا تری ۰ قال یٰابت افعل ما	کر رہا ہوں ۔ تو تم سوچو کہ تمہارا کیا خیال ہے ؟ انھوں نے کہا
تؤمر ستجدنی ان شاء اللہ من	کہ ابا جو آپ کو حکم ہوا ہے وہی کیجئے ۔ خدا نے چاہا تو آپ
الصٰبرین ۰ فلما اسلما وتلہٗ	مجھے صابروں میں پائیے گا ۔ جب دونوں نے حکم مان لیا
للجبین ۰ ونادینٰہ ان یٰابراھیم ۰	اور باپ نے بیٹے کو ماتھے کے بل لٹا دیا تو ہم نے ان کو پکارا
قد صدقت الرءیا انا کذالک نجزی	کہ اے ابراہیم! تم نے خواب کو سچا کر دکھایا ۔ ہم نیکوکاروں
المحسنین ۰ ان ھذا لھو البلٰؤا المبین ۰	کو ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں ۔ بلاشبہ یہ صریح آزمائش تھی

وفدینه بذبح عظیم ۔ ۳۷/ ۱۰۲-۱۰۷ — اور ہم نے ایک بڑی قربانی کو اُن کا فدیہ دیا ۔

درکفِ مسلم مثالِ خنجراست — قاتلِ فحشیٰ و بغی منکراست (اسرار ص ۴۷)

اس شعر کے دوسرے مصرع میں قرآن عزیز کی اس آیت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے ۔ جو نماز کی مدح میں وارد ہوئی ہے ۔

اتل ما اوحی الیك من الكتٰب	(اے محمدؐ! یہ) کتاب جو تمہاری طرف وحی کی گئی ہے اس کو
واقم الصلوٰة ۰ ان الصلوٰة تنھٰی عن	پڑھا کرو اور نماز کے پابند رہو۔ کچھ شک نہیں کہ نماز بے حیائی
الفحشآء والمنکر ۰ ولذکر اللہ اکبر ۰	اور بُری باتوں سے روکتی ہے اور خدا کا ذکر بڑا (اچھا کام) ہے
واللہ یعلم ما تصنعون ۔ ۲۹/ ۴۵	اور جو کچھ تم کرتے ہو خدا اسے جانتا ہے ۔

دل ز حتّٰی تنفقوا محکم کند — زر فزاید الفتِ زر کم کند (اسرار ص ۴۸)

اس شعر کے مصرع اولیٰ میں قرآن مجید کی اس آیت کی طرف اشارہ ہے ۔

لن تنالوا البر حتّٰی تنفقوا مما	(مومنو!) جب تک تم ان چیزوں میں سے جو تمہیں عزیز ہیں
تحبون ۰ وما تنفقوا من شیء فان اللہ	(راہِ خدا میں) صرف نہ کرو گے کبھی نیکی حاصل نہ کر سکو گے
بہ علیم ۰ ۳/ ۹۲	اور جو چیز تم صرف کرو گے خدا اس کو جانتا ہے ۔

مدعائے علّم الاسما ستے — سرِ سبحان الذی اسرا ستے (اسرار ص ۵۰)

اس شعر کے مصرع اولیٰ اور مصرع ثانی میں قرآن عزیز کی حسب ذیل آیات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے ۔

وعلم اٰدم الاسمآء کلھا ثم	اور اس نے آدم کو سب (چیزوں کے) نام سکھائے پھر ان کو
عرضھم علی الملٰئکة فقال انبئونی	فرشتوں کے سامنے کیا اور فرمایا کہ اگر سچے ہو تو مجھے ان کے
باسمآء ھٰؤلاء ان کنتم صٰدقین ۰	نام بتاؤ ۔ انھوں نے کہا تو پاک ہے جتنا علم تو نے ہمیں بخشا ہے
قالوا سبحٰنك لا علم لنا الا ما علمتنا	اس کے سوا ہمیں کچھ معلوم نہیں ہے بے شک تو دانا
انك انت العلیم الحکیم ۔ ۲/ ۳۱-۳۲	(اور) حکمت والا ہے ۔
سبحٰن الذی اسرٰی بعبدہ لیلاً	وہ (ذات) پاک ہے جو ایک رات اپنے بندے کو مسجد الحرام

من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ — (یعنی خانۂ کعبہ) سے مسجد اقصیٰ (یعنی بیت المقدس) تک جس کے
الذی بارکنا حولہ لنریہ من اٰیٰتنا ط — گرداگرد ہم نے برکتیں رکھی ہیں، لے گیا۔ تاکہ ہم اسے اپنی (قدرت
انہ ھو السمیع البصیر۔ ۱۷/۱ — کی) نشانیاں دکھائیں بیشک وہ سننے والا (اور) دیکھنے والا ہے

خشک سازد ہیبت او نیل را ۔۔۔ می برد از مصر اسرائیل را (اسرار ص ۵۰)

اقبال نے شہرتِ عام کی بنا پر یہاں دریائے نیل کا ذکر کیا ہے۔ حالانکہ جس دریا سے حضرت موسیٰؑ گزرے اور جس میں فرعون غرق ہوا وہ بحر احمر تھا نہ کہ دریائے نیل۔ اس میں قرآن حکیم کی ان آیات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

فلما تراءا الجمعٰن قال اصحٰب — جب دونوں جماعتیں آمنے سامنے ہوئیں تو موسیٰ کے ساتھی
موسیٰ انا لمدرکون ۃ قال کلا ان — کہنے لگے کہ ہم تو پکڑ لئے گئے۔ موسیٰؑ نے کہا ہرگز نہیں، میرا
معی ربی سیھدین ۃ فاوحینا — پروردگار میرے ساتھ ہے وہ مجھے رستہ بتائے گا۔ اس وقت ہم
الی موسیٰ ان اضرب بعصاک البحرؕ — نے موسیٰ کی طرف وحی بھیجی کہ اپنی لاٹھی دریا پر مارو
فانفلق فکان کل فرق کالطود العظیم ۃ — تو دریا پھٹ گیا اور ہر ایک ٹکڑا (یوں) ہو گیا (کہ) گویا
وازلفنا ثم الاٰخرین ۃ وانجینا موسیٰ — بڑا پہاڑ (ہے)، اور دوسروں کو وہاں ہم نے قریب کر دیا
ومن معہ اجمعین ۃ ثم اغرقنا — اور موسیٰ اور ان کے ساتھ والوں کو (تو) بچا لیا، پھر
الاٰخرین۔ ۲۶/۶۱-۶۶ — دوسروں کو ڈبو دیا۔

خیمہ در میدانِ الا اللہ زدست ۔۔۔ درجہاں شاہد علی الناس آمدست (اسرار ص ۷۰)

مصرعِ ثانی کا مفہوم قرآن حکیم کی اس آیت کے ٹکڑے سے ماخوذ ہے۔

وکذٰلک جعلنٰکم اُمّۃً وسطًا — اور اسی طرح ہم نے تم کو امت معتدل بنایا ہے تاکہ
لتکونوا شھداء علی الناس ویکون — تم لوگوں پر گواہ بنو اور پیغمبر (آخر الزماں)
الرسول علیکم شھیدا ط ۲/۱۴۳ — تم پر گواہ بنیں۔

اہلِ حق را رمزِ توحید از برست ۔۔۔ در اٰتی الرحمٰن عبدًا مضمر است (رموز بیخودی ص ۱۰۵ طبع سوم ۱۹۴۸ء)

اس شعر کے مصرع ثانی میں قرآن عزیز کی اس آیت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے ۔

ان کل من فی السموات والارض — تمام شخص جو آسمانوں اور زمین میں ہیں سب خدا کے

الاآتی الرحمٰن عبداً ۱۹/۹۳ — روبرو بندے ہوکر آئیں گے ۔

تا مسلمانیم و اولادِ خلیل — از ابیکم گیر اگر خواہی دلیل (رموز ص ۱۰۷)

یہاں مصرع ثانی میں قرآن مجید کی اس آیت کے ٹکڑے کی طرف اشارہ کیا گیا ہے ۔

ھو اجتبٰکم وما جعل علیکم — اس نے تم کو برگزیدہ کیا ہے اور تم پر دین (کی کسی

فی الدین من حرج ؕ ملۃ ابیکم — بات) میں تنگی نہیں کی (اور تمہارے لئے) تمہارے

ابراھیمؑ ۔ ۲۲/۷۸ — باپ ابراہیم کا دین (پسند کیا)

مرگ را ساماں ز قطعِ آرزوست — زندگانی محکم از لاتقنطواست (رموز ص ۱۰۸)

اس شعر کے مصرع ثانی میں قرآن حکیم کی حسب ذیل آیات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے ۔

قل یٰعبادی الذین اسرفوا علیٰ — (اے پیغمبر میری طرف سے لوگوں سے) کہدو کہ اے میرے بندو!

انفسھم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ ؕ — جنھوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے خدا کی رحمت سے

ان اللہ یغفر الذنوب جمیعاً ؕ انہ — ناامید نہ ہونا۔ خدا تو سب گناہوں کو بخش دیتا ہے (اور)

ھو الغفور الرحیم ۳۹/۵۳ — وہ تو بخشنے والا مہربان ہے۔

اے کہ در زندانِ غم باشی اسیر — از نبی تعلیمِ لاتحزن بگیر (رموز ص ۱۰۹)

یہاں مصرع ثانی میں قرآن عزیز کی اس آیت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

الا تنصروہ فقد نصرہ اللہ اذ — اگر تم پیغمبر کی مدد نہ کروگے تو خدا ان کا مددگار ہے (وہ وقت

اخرجہ الذین کفروا ثانی اثنین اذ — تم کو یاد ہوگا) جب ان کو کافروں نے گھر سے نکال دیا (اس

ھما فی الغار اذ یقول لصاحبہ — وقت) دو (ہی شخص تھے جن) میں (ایک ابوبکر تھے) دوسرے

لا تحزن ان اللہ معنا فانزل اللہ سکینتہ — (خود رسول اللہ) جب وہ دونوں غار (ثور) میں تھے اس

علیہ وایدہ بجنود لم تروھا وجعل — وقت پیغمبر اپنے رفیق کو تسلی دیتے تھے کہ غم نہ کرو خدا ہمارے

کلمۃ الذین کفروا السفلیٰ ط	ساتھ ہے۔ تو خدا نے ان پر تسکین نازل فرمائی اور ان کو ایسے
وکلمۃ اللہ ھی العلیا ط	لشکروں سے مدد دی جو تم کو نظر نہیں آتے تھے اور کافروں
واللہ عزیز حکیم ۔	کی بات کو پست کر دیا اور بات تو خدا ہی کی بلند ہے اور خدا
۹/ ۴۰	زبردست (اور) حکمت والا ہے ۔

قوتِ ایماں حیات افزایدت   وِردِ لاخوف علیہم بایدت   (رموز ص ۱۰۹)

یہاں مصرعِ ثانی میں قرآن مجید کی اس آیت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ اِس کے علاوہ متعدد آیات میں بھی اس سے ملتے ہوئے الفاظ اور مفہوم موجود ہے ۔

بلیٰ من اسلم وجھہ للہ	ہاں جو شخص خدا کے آگے گردن جھکا دے (یعنی ایمان لے
وھو محسن فلہ اجرہ عند ربہ	آئے) اور وہ نیکو کار بھی ہو تو اس کا صلہ اس کے پروردگار کے
ولاخوف علیھم ولا ھم یحزنون ۔	پاس ہے اور ایسے لوگوں کو (قیامت کے دن) نہ کسی طرح کا
۲/ ۱۱۲	خوف ہوگا اور نہ وہ غمناک ہوں گے ۔

جوئے اشک از چشم بیخوابش چکید   تا پیام طھرا بیتی شنید   (رموز ص ۱۱۵)

اس شعر کے مصرعِ ثانی میں قرآن مجید کی اس آیت کی طرف تلمیح ہے ۔

واذ جعلنا البیت مثابۃ	اور جب ہم نے خانہ کعبہ کو لوگوں کے لئے جمع ہونے اور
للناس وامنا ط واتخذوا من	امن پانے کی جگہ مقرر کیا اور (حکم دیا کہ) جس مقام پر ابراہیم
مقام ابراھیم مصلیٰ ط وعھدنا	کھڑے ہوئے تھے اس کو نماز کی جگہ بنا لو اور ابراہیم اور اسمٰعیل
الیٰ ابراھیم واسمٰعیل ان طھرا	کو کہا کہ طواف کرنے والوں اور اعتکاف کرنے والوں اور رکوع
بیتی للطآئفین والعاکفین والرکّع	کرنے والوں اور سجدہ کرنے والوں کے لئے میرے گھر کو پاک
السجود ۔ ۲/ ۱۲۵	صاف رکھا کرو ۔

پس خدا بر ما شریعت ختم کرد   بر رسول ما رسالت ختم کرد   (رموز ص ۱۱۸)

اس شعر میں قرآن حکیم کی ان آیات کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے ۔

الیوم اکملت لکم دینکم	(اور) آج ہم نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا اور
واتممت علیکم نعمتی ورضیت	اپنی نعمتیں تم پر پوری کر دیں اور تمہارے لئے اسلام
لکم الاسلام دینا۔ ۳/۵	کو دین پسند کیا۔
ماکان محمد ابا احد من رجالکم	محمدؐ تمہارے مردوں میں سے کسی کے والد نہیں ہیں
ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین ؕ	بلکہ خدا کے پیغمبر اور نبیوں (کی نبوت) کی مہر (یعنی اس
وکان اللہ بکل شیٔ علیما۔ ۴۰/۳۳	کو ختم کر دینے والے) ہیں۔

کُل مومن اخوۃً اندر دلش حریت سرمایۂ آب و گلش (رموز ص ۱۲۱)

اس شعر میں قرآن عزیز کی اس آیت کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے

انما المؤمنون اخوۃ فاصلحوا	مومن تو آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ تو اپنے دو
بین اخویکم واتقوا اللہ لعلکم	بھائیوں میں صلح کرا دیا کرو اور خدا سے ڈرتے رہو تاکہ
ترحمون۔ ۱۰/۴۹	تم پر رحمت کی جائے۔

آنکہ در قرآن خدا او را ستود آنکہ حفظ جان او موعود بود (رموز ص ۱۳۱)

یہاں قرآن مجید کی اس آیت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ اقبال نے اس آیۂ کریمہ کے نزول کو واقعۂ ہجرت سے مقدم سمجھا ہے حالانکہ یہ ہجرت کے بعد جنگِ بدر کے موقع پر نازل ہوئی ہے۔

یاایھا الرسول بلغ ما انزل	اے پیغمبر جو ارشادات خدا کی طرف سے تم پر نازل
الیک من ربک ؕ وان لم تفعل فما	ہوئے ہیں سب لوگوں کو پہونچا دو اور اگر ایسا نہ کیا تو تم
بلغت رسالتہ ؕ واللہ یعصمک من	خدا کے پیغام پہونچانے میں قاصر رہے (یعنی پیغمبری کا فرض
الناس ؕ ان اللہ لایھدی القوم	ادا نہ کیا) اور خدا تم کو لوگوں سے بچائے رکھے گا۔ بے شک
الکٰفرین۔ ۶۷/۵	خدا منکروں کو ہدایت نہیں دیتا۔

من شنیدستم زنباضِ حیات اختلافِ تست مقراضِ حیات (رموز ص ۱۴۵)

مصرعِ ثانی کا مضمون قرآن عزیز کی اس آیت سے ماخوذ معلوم ہوتا ہے۔

واطیعوا اللہ ورسولہ ولا	اور خدا اور اس کے رسول کے حکم پر چلو اور آپس میں جھگڑا
تنازعوا فتفشلوا وتذہب ریحکم	نہ کرنا کہ (ایسا کروگے تو) تم بزدل ہو جاؤگے اور تمہارا اقبال
واصبروا ان اللہ مع الصٰبرین ۸/۴۶	جاتا رہیگا اور صبر سے کام لو کہ خدا صبر کرنیوالوں کا مددگار ہے۔

ما ہمہ خاک و دل آگاہ اوست — اعتصامش کن کہ حبل اللہ اوست (رموز ص ۱۴۵)

اس شعر میں قرآن کریم کی اس آیت کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے۔

واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا	اور سب مل کر خدا کی (ہدایت کی) رسی مضبوط پکڑے رہنا
تفرقوا واذکروا نعمت اللہ علیکم	اور متفرق نہ ہونا اور خدا کی اس مہربانی کو یاد کرو جب تم ایک
اذ کنتم اعداء فالف بین قلوبکم	دوسرے کے دشمن تھے تو اس نے تمہارے دلوں میں الفت
فاصبحتم بنعمتہ اخوانا وکنتم علی	ڈال دی اور تم اس کی مہربانی سے بھائی بھائی ہو گئے اور
شفا حفرۃ من النار فانقذکم منہا	تم آگ کے گڑھے کے کنارے تک پہنچ چکے تھے تو خدا نے
کذالک یبین اللہ لکم آیتہ لعلکم	تم کو اس سے بچا لیا۔ اس طرح خدا تم کو اپنی آیتیں کھول
تہتدون ۳/ ۱۰۳	کھول کر سناتا ہے تاکہ تم ہدایت پاؤ۔

پوشش عریانی مرداں زن است — حسن دلجو عشق را پیراہن است (رموز ص ۱۷۳)

اس شعر میں قرآن حکیم کی آیت کے حسب ذیل ٹکڑے کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

ھن لباس لکم وانتم لباس لھن ۲/۱۸۷ — وہ تمہاری پوشاک ہیں اور تم ان کی پوشاک ہو۔

دیدۂ اے خسرو کیواں خباب — آفتاب ما توارت بالحجاب (پیام مشرق ص ۹۶ طبع پنجم ۱۹۵۴)

اس شعر کے مصرع ثانی میں قرآن عزیز کی ان آیات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

اذ عرض علیہ بالعشی الصٰفنٰت	جب ان کے سامنے شام کو خاصے کے گھوڑے پیش کئے گئے
الجیاد ۵ فقال انی احببت حب الخیر	تو کہنے لگے کہ میں نے اپنے پروردگار کی یاد سے (غافل
عن ذکر ربی حتی توارت بالحجاب۔	ہو کر) مال کی محبت اختیار کی یہاں تک کہ (آفتاب)
۳۸/ ۳۱-۳۲	پردے میں چھپ گیا۔

گرچہ عین ذات را بے پردہ دید رب زدنی از زبان او چکید (پیام مشرق ص ۱۶)

رب زدنی کی ترکیب قرآن مجید کی اس آیت سے ماخوذ ہے ۔

فتعالی اللہ الملک الحق ولا تعجل	تو خدا جو سچا بادشاہ ہے عالی قدر ہے اور قرآن کی وحی جو
بالقرآن من قبل ان یقضی الیک	تمہاری طرف بھیجی جاتی ہے اس کے پورا ہونے سے پہلے
وحیہ وقل رب زدنی علما ۔	قرآن کے (پڑھنے کے) لئے جلدی نہ کیا کرو اور دعا کرو کہ
۲۰ / ۱۱۴	میرا پروردگار مجھے اور زیادہ علم دے ۔

میرے بگڑے ہوئے کاموں کو بنایا تو نے بار جو مجھ سے نہ اٹھا وہ اٹھایا تو نے

(بانگ درا ص ۶۴ طبع یازدہم ۱۹۴۸ء)

یہاں بزم قدرت انسان سے مخاطب ہے اور قرآن عزیز کی حسب ذیل آیت کی طرف اشارہ مقصود ہے ۔

انا عرضنا الامانۃ علی السموات	ہم نے (بار) امانت کو آسمانوں اور زمین پر پیش کیا تو
والارض والجبال فابین ان یحملنہا	انھوں نے اس کے اٹھانے سے انکار کیا اور اس سے
واشفقن منہا وحملہا الانسان	ڈر گئے اور انسان نے اس کو اٹھا لیا ۔ بے شک وہ
انہ کان ظلوما جہولا ۳۳ / ۷۲	ظالم اور جاہل تھا ۔

شجر ہے فرقہ آرائی تعصب ہے ثمر اس کا یہ وہ پھل ہے کہ جنت سے نکلواتا ہے آدم کو (بانگ درا ص ۷۰)

اس شعر کے مصرع ثانی میں قرآن کریم کی حسب ذیل آیت کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے ۔ اگرچہ آیۂ کریمہ میں فرقہ آرائی کی طرف کوئی اشارہ نہیں ہے ۔

وقلنا یا دم اسکن انت و	اور ہم نے کہا کہ اے آدم تم اور تمہاری بیوی بہشت میں رہو اور
زوجک الجنۃ وکلا منہا رغدا حیث	جہاں سے چاہو بے روک ٹوک کھاؤ (پیو) لیکن اس درخت
شئتما ولا تقربا ھذہ الشجرۃ	کے پاس نہ جانا نہیں تو ظالموں میں (داخل) ہو جاؤ گے ۔ پھر
فتکونا من الظلمین ۵ فازلہما الشیطن	شیطان نے دونوں کو وہاں سے پھسلا دیا اور جس (عیش و
عنہا فاخرجہما مما کانا فیہ ۔ ۲/ ۳۵-۳۶	نشاط) میں تھے اس سے ان کو نکلوا دیا ۔

کبھی صلیب پہ اپنوں نے مجھ کو لٹکایا کیا فلک کو سفر چھوڑ کر زمیں میں نے (بانگ درا ص ۸۰)

اس شعر کے مصرع ثانی میں قرآن مجید کی حسب ذیل آیات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

وقولھم انا قتلنا المسیح عیسیٰ	اور یہ کہنے کے سبب کہ ہم نے مریم کے بیٹے عیسیٰ مسیح کو جو
ابن مریم رسول اللہ وما قتلوہ	خدا کے پیغمبر (کہلاتے) تھے قتل کر دیا ہے (خدا نے ان کو ملعون
وما صلبوہ ولکن شبہ لھم ط	کر دیا) اور انھوں نے عیسیٰ کو قتل نہیں کیا اور نہ انھیں سولی پر
وان الذین اختلفوا فیہ لفی شک	چڑھایا بلکہ ان کو ان کی سی صورت معلوم ہوئی اور جو لوگ
منہ ط مالھم بہ من علم الا اتباع	ان کے بارے میں اختلاف کرتے ہیں وہ ان کے حال سے شک
الظن ج وما قتلوہ یقیناً ۃ بل	میں پڑے ہوئے ہیں اور پیروی ظن کے سوا ان کو اس کا
رفعہ اللہ الیہ ط وکان اللہ عزیزاً	مطلق علم نہیں اور انھوں نے عیسیٰ کو یقیناً قتل نہیں کیا بلکہ خدا
حکیماً۔ ۴/ ۱۵۷-۱۵۸	نے ان کو اپنی طرف اٹھالیا اور خدا غالب اور حکمت والا ہے۔

جائے حیرت ہے بُرا سارے زمانہ کا ہوں میں مجھ کو یہ خلعت شرافت کا عطا کیونکر ہوا (بانگ درا ص ۱۰۲)

اس شعر کا مفہوم قرآن عزیز کی مندرجہ ذیل آیت سے ماخوذ معلوم ہوتا ہے۔

ولقد کرمنا بنی آدم وحملنٰھم	اور ہم نے بنی آدم کو عزت بخشی اور ان کو جنگل اور دریا میں
فی البر والبحر ورزقنٰھم من الطیبٰت	سواری دی اور پاکیزہ روزی عطا کی اور اپنی بہت سی
وفضلنٰھم علیٰ کثیر ممن خلقنا تفضیلاً ۱۷/۷۰	مخلوقات پر فضیلت دی۔

نصیب خود ز بوئے پیرہن گیر بہ کنعاں نکہت از مصر و یمن گیر (زبور عجم ص ۱۱۳ طبع چہارم ۱۹۴۸ء)

اس شعر میں قرآن مجید کی ان آیات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے

اذھبوا بقمیصی ھٰذا فالقوہ	یہ میرا کرتا لے جاؤ اور اسے والد صاحب کے منہ پر ڈال دو
علیٰ وجہ ابی یات بصیراً ج واتونی	وہ بینا ہو جائیں گے اور اپنے تمام اہل و عیال کو میرے پاس
باھلکم اجمعین ۃ ولما فصلت العیر	لے آؤ اور جب قافلہ (مصر سے) روانہ ہوا تو ان کے والد
قال ابوھم انی لاجد ریح یوسف	کہنے لگے کہ اگر مجھ کو یہ نہ کہو کہ (بڑھا) بہک گیا ہے تو مجھے

لولا ان تفندون ۞ قالوا تاللہ انك
لفی ضللك القدیم ۞ فلما ان جاء
البشیر القٰہ علی وجھہ فارتد
بصیرا ج قال الم اقل لکم انی اعلم
من اللہ مالا تعلمون ۞ ۱۲/۹۳-۹۶

یوسف کی بو آ رہی ہے۔ وہ بولے کہ واللہ آپ اسی
قدیم غلطی میں (مبتلا) ہیں۔ جب خوشخبری دینے والا
آ پہونچا تو کرتا یعقوب کے منہ پر ڈال دیا اور وہ بینا ہوگئے
(اور بیٹوں سے) کہنے لگے کیا میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ میں
خدا کی طرف سے وہ باتیں جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔

آیۂ تسخیر اندر شان کیست؟ ایں سپہر نیلگوں حیران کیست؟ (جاوید نامہ ص ۲ طبع دوم ۱۹۴۷ء)

اس شعر میں قرآن عزیز کی مندرجہ ذیل آیت کی طرف اشارہ ہے۔

وسخر لکم ما فی السموٰت وما
فی الارض جمیعا منہ ط ان فی ذلك
لایٰت لقوم یتفکرون - ۴۵/۱۳

اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اور زمین میں ہے سب کو اپنے (حکم)
سے تمہارے کام میں لگا دیا۔ جو لوگ غور کرتے ہیں ان کے لئے
اس میں (قدرت خدا کی) نشانیاں ہیں۔

بندۂ مومن امین حق مالک است غیر حق ہر شے کہ بینی ہالک است (جاوید نامہ ص ۹۰)

مصرع ثانی میں قرآن مجید کی اس آیت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

ولا تدع مع اللہ الٰہا اخر
لا الہ الا ہو کل شیء ہالك الا
وجہہ لہ الحکم والیہ ترجعون - ۲۸/۸۸

اور خدا کے ساتھ کسی اور کو معبود (سمجھ کر) نہ پکارنا اس کے
سوا کوئی معبود نہیں اس کی ذات (پاک) کے سوا ہر چیز فنا ہونے
والی ہے اسی کا حکم ہے اور اسی کی طرف تم لوٹ کر جاؤ گے۔

خدمت از رسم و رہ پیغمبری است مزد خدمت خواستن سوداگری است (جاوید نامہ ص ۱۲۴)

اس شعر میں قرآن حکیم کی اس آیت کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے۔

وما اسئلکم علیہ من اجر ج ان
اجری الا علی رب العٰلمین - ۲۶/۱۰۹

اور میں اس کام کا تم سے کچھ صلہ نہیں مانگتا۔ میرا صلہ تو
خدائے رب العالمین ہی پر ہے۔

ضمیر پاک و نگاہ بلند و مستئ شوق نہ مال و دولت قاروں نہ فکر افلاطوں (بال جبریل ص ۴۴ طبع دوم ۱۹۴۱ء)

قارون کی دولت کا حال قرآن مجید ان الفاظ میں بیان کرتا ہے۔

ان قارون کان من قوم موسیٰ	قارون موسیٰ کی قوم میں سے تھا اور ان پر تعدی
فبغیٰ علیھم وآتینٰہ من الکنوز	کرتا تھا اور ہم نے اس کو اتنے خزانے دیئے تھے کہ ان
ما ان مفاتحہ لتنوأ بالعصبۃ	کی کنجیاں ایک طاقتور جماعت کو اٹھانی مشکل ہوتیں
اولی القوۃ اذ قال لہ قومہ	جب اس سے اس کی قوم نے کہا کہ اترائیے مت کہ خدا
لا تفرح ان اللہ لا یحب الفرحین ۔ ۲۸/۷۶	اترانے والوں کو پسند نہیں کرتا ۔

معنیٔ جبریل ز قرآن است او   فطرۃ اللہ را نگہبان است او   (پس چہ باید کرد ص ۱۲ طبع سوم ۱۹۴۷ء)

"فطرۃ اللہ" یہ ترکیب قرآن حکیم کی حسب ذیل آیت سے ماخوذ ہے ۔

فاقم وجھک للدین حنیفا ط	تو تم ایک طرف کے ہو کر دین (خدا کے رستے) پر سیدھا منہ کئے
فطرت اللہ التی فطر الناس علیھا ط	چلے جاؤ (اور) خدا کی فطرت کو جس پر اس نے لوگوں کو پیدا کیا ہے
لا تبدیل لخلق اللہ ط ذلک الدین	(اختیار کئے رہو) خدا کی بنائی ہوئی (فطرت) میں تغیر و تبدل نہیں
القیم ولکن اکثر الناس لا یعلمون ۳۰-۳۰	ہو سکتا ۔ یہی سیدھا دین ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے ۔

ہزار چشمے ترے سنگ راہ سے پھوٹے   خودی میں ڈوب کے ضرب کلیم پیدا کر   (ضرب کلیم سرورق طبع ششم ۱۹۴۶ء)

اس شعر میں قرآن عزیز کی اس آیت کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے ۔

واذ استسقیٰ موسیٰ لقومہ	اور جب موسیٰ نے اپنی قوم کے لئے (خدا سے) پانی مانگا تو ہم نے
فقلنا اضرب بعصاک الحجر فانفجرت	کہا کہ لاٹھی پتھر پر مارو (انھوں نے لاٹھی ماری) تو پھر اس میں
منہ اثنتا عشرۃ عینا ط قد علم	سے بارہ چشمے پھوٹ نکلے اور تمام لوگوں نے اپنا اپنا گھاٹ
کل اناس مشربھم ط کلوا واشربوا	معلوم کر (کے پانی پی) لیا (ہم نے حکم دیا کہ) خدا کی (عطا
من رزق اللہ ولا تعثوا فی الارض	فرمائی ہوئی) روزی کھاؤ اور پیو مگر زمین میں فساد نہ کرتے
مفسدین ۔ ۲/۶۰	پھرنا ۔

حق آں دہ کہ مسکین و اسیر است   فقیر و غیرت او دیر میر است   (ارمغان حجاز ص ۴۳،
بروئے او در میخانہ بستند   دریں کشور مسلماں تشنہ میر است   طبع سوم ۱۹۴۶ء)

"مسکین و اسیر"۔ یہ ترکیب قرآن مجید کی اس آیت کی طرف اشارہ کرتی ہے۔

ویطعمون الطعام علی حبہ — اور باوجودیکہ ان کو خود طعام کی خواہش (اور حاجت) ہے

مسکینا ویتیما و اسیرا۔ ۸/۷۶ — فقیروں اور یتیموں اور قیدیوں کو کھلاتے ہیں۔

اقبال کی قرآنی تلمیحات میں ایک بات نمایاں طور پر یہ محسوس ہوئی کہ بیشتر وہ ان آیاتِ قرآنی سے لی گئی ہیں جن میں حق و باطل کی کشمکش، نفاق کی مذمت، اسلام کی حقانیت اور جدوجہد کی تلقین کی گئی ہے۔ اقبال اسلامی اقدار کے بڑے مبلغ تھے۔ انھوں نے مادیت کے دور میں بھی قرآنی حقائق کو پیش کرنے میں ذرا جھجک محسوس نہ کی اور جس بات کو حق سمجھتے تھے اُسے بے کم وکاست بیان کردیا۔ اب اس کی بھی توفیق ذرا کم ہی ہوتی ہے!

اقبال کے یہاں چونکہ قرآنی نظامِ فکر کو ممتاز درجہ حاصل ہے، اس نظامِ فکر کو جس میں مادیت اور روحانیت کا حسین ترین امتزاج ہے جو این جہانی بھی ہے اور آں جہانی بھی۔ اس لئے وہ اس مغربی طرزِ فکر، طریق بود و ماند اور تہذیب و تمدن سے بیزار تھے جہاں مادیت کا غلبہ اور روحانیت کا فقدان ہے جس نے آج ہمارے ذہنوں کو ماؤف بلکہ ایمان کو متزلزل کردیا ہے۔

غیر ملکی ممبران ندوۃ المصنفین

اور

خریداران برہان سے ضروری گذارش

پاکستان اور دیگر ممالک کے ممبرانِ ادارہ کی خدمت میں پروفارما بل ارسال کئے جارہے ہیں۔ اُمید ہے، فوری توجہ فرماکر ممنون فرمائیں گے۔

نیازمند

(منیجر رسالہ برہان دہلی)